پتھروں کے دل

مصنف و مصوّر: وشاکا چنچنی
مترجم: غلام حیدر

پہلا انگریزی ایڈیشن : 1992

پہلا اُردو ایڈیشن : مارچ 1999

تعداد اشاعت : 3000

قیمت : 12.00 روپے

This Urdu edition is published by the National Ccuncil for Promotion of Urdu Language, M/o Human Resource Development, Department of Education, Govt. of India West Block-I, R.K. Puram, New Delhi, by special arrangement with Children's Book Trust and Bachchon Ka Adabi Trust, New Delhi and printed at Indraprastha Press (CBT), New Delhi.

پتھروں کے دل
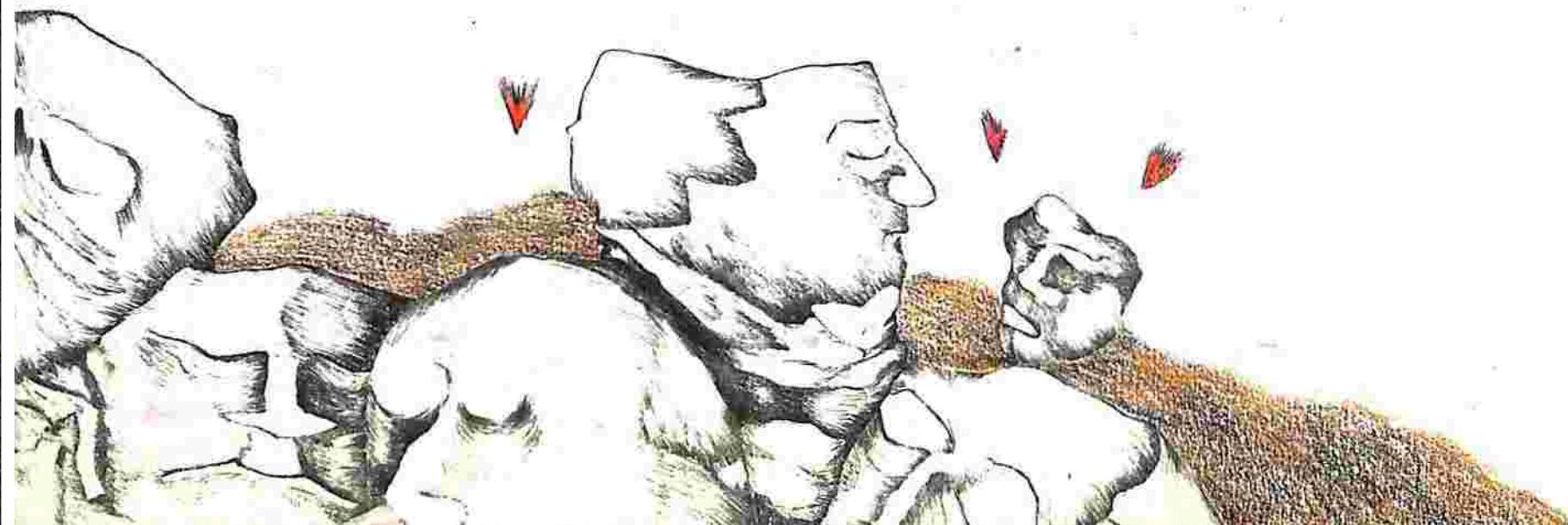
مصنف و مصوّر: وشاکا چنچنی
مترجم: غلام حیدر
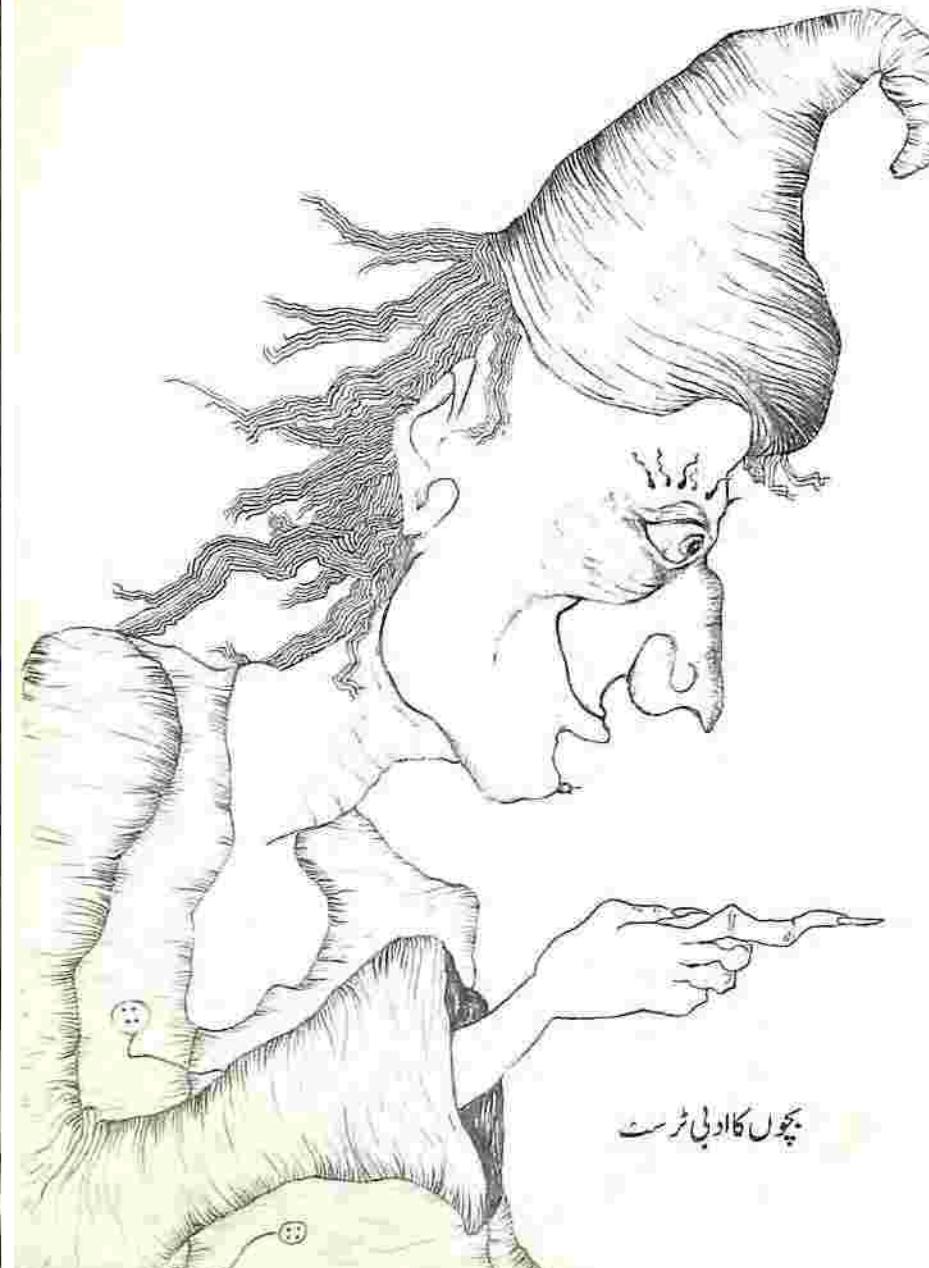
چلڈرن بک ٹرسٹ   قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان   بچوں کا ادبی ٹرسٹ

یہ بہت پرانی بات ہے۔ جی ہاں۔ اس زمانے میں پتھروں کے بھی دل ہوتے تھے! اور چوں کہ ان کے دل ہوتے تھے اس لیے طرح طرح کے پتھر بھی ہوتے تھے۔ 'پتھر دل' پتھر۔ جو کبھی کبھی کمینہ پن بھی کرتے تھے اور سچ مچ سخت دل ہوتے تھے۔ 'خوش دل' پتھر جن کے ساتھ آپ ہنستے ہنستے پاگل ہو جائیں 'بے دھڑک' پتھر جو نٹوں کی طرح بیلنس کرنے کی عجیب عجیب حرکتیں کر سکتے تھے! اور پھر 'نرم دل' پتھر بھی ہوتے تھے۔ جو سچ مچ بڑے سیدھے اور 'رحم دل' ہوتے تھے
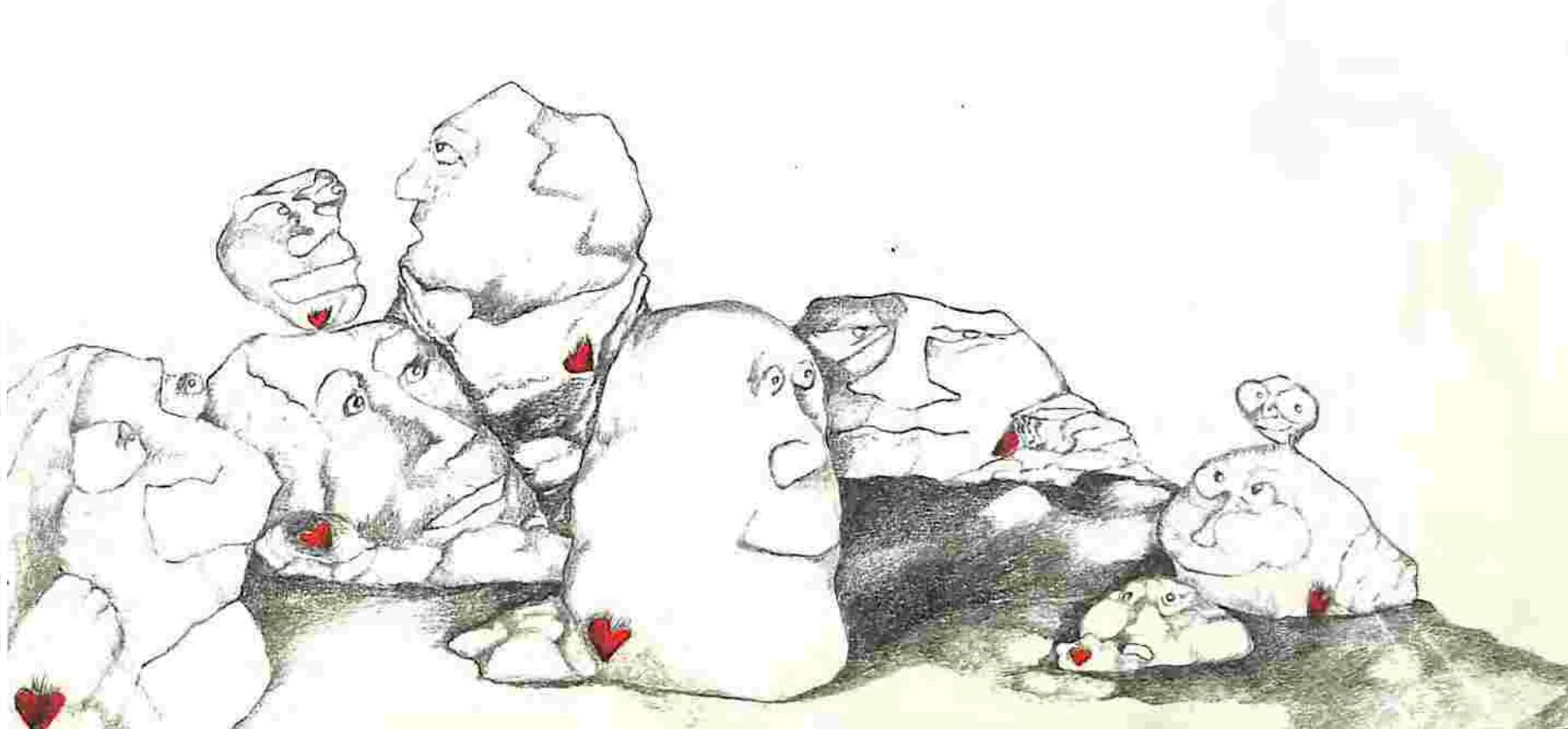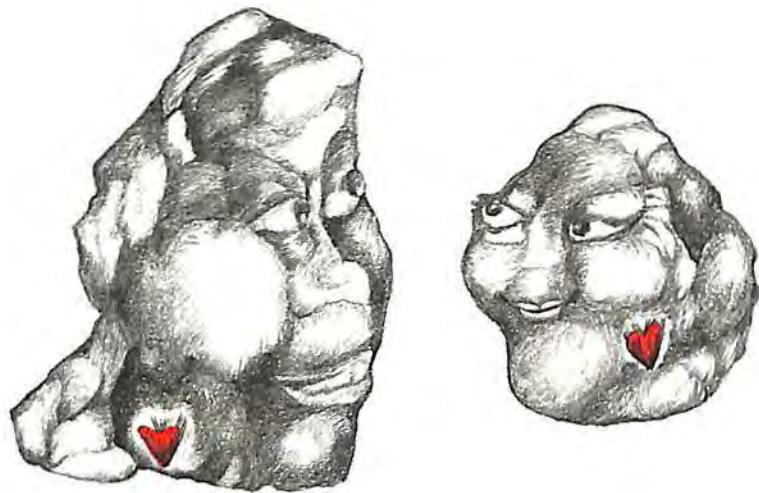
’بڑے دادا‘ پہاڑ کی تلہٹی میں دو بڑے ’نرم دل‘ پتھر کلّو اور کنکّو نام کے رہتے تھے۔ قسمت کی بات، وہ ایک دوسرے سے بہت ہی محبت کرنے لگے اور بس۔ انھوں نے فیصلہ کیا کہ ’بڑے دادا‘ پہاڑ کی دعاؤں کے ساتھ وہ بہت جلدی شادی کر لیں گے۔
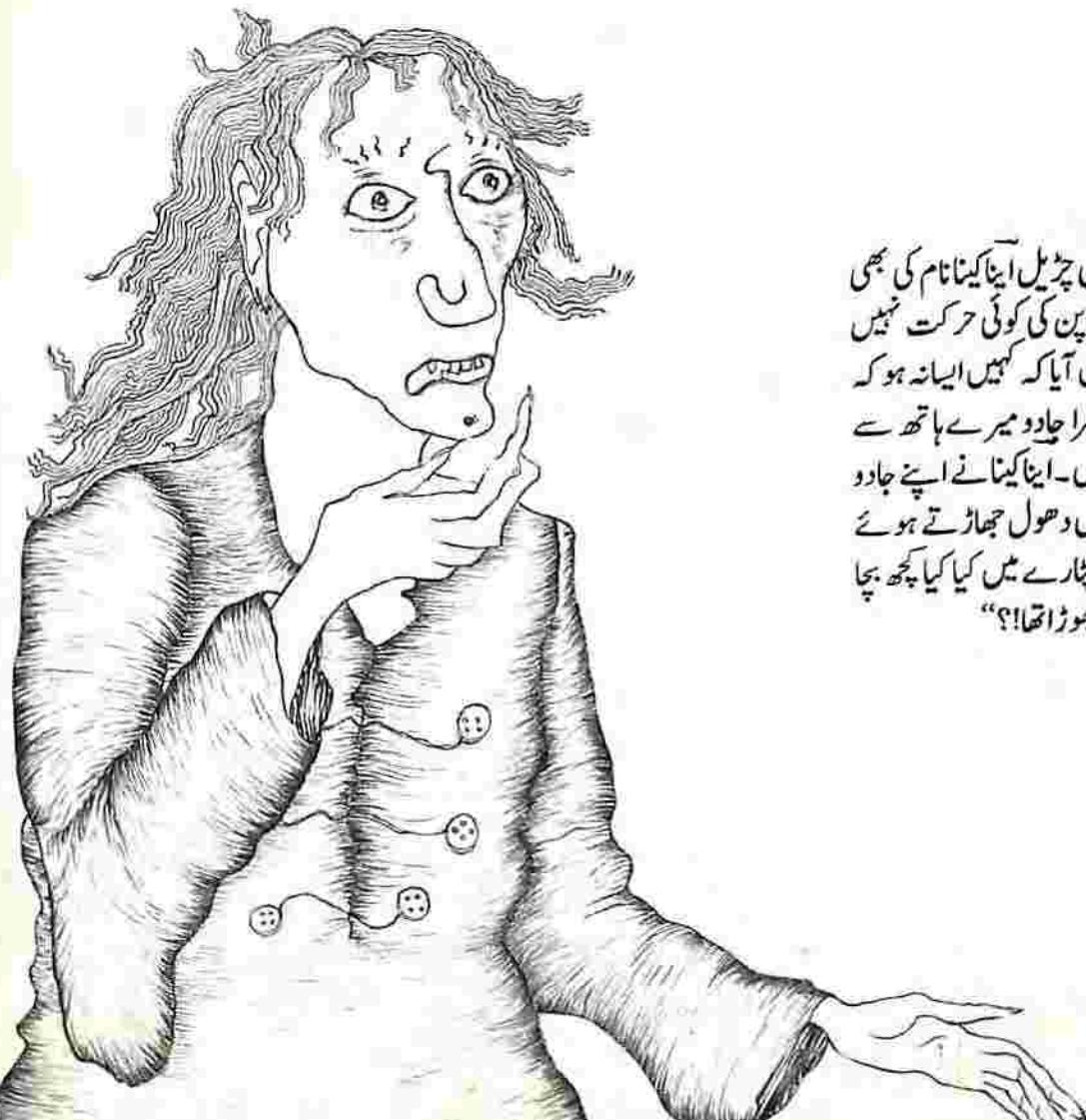
پہاڑ سے کچھ ہی دور، 'چڑیل کھیڑے' میں ایک جادو گرنی چڑیل آینا کینا نام کی بھی رہتی تھی۔ بہت دن سے اُس نے جادو ٹونے اور چڑیل پن کی کوئی حرکت نہیں کی تھی۔ بس، اس حرافہ کٹنی کو بیٹھے بیٹھے ایک دن خیال آیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں اپنی کمینی چالوں کو سرے سے بھول ہی جاؤں اور میرا جادو میرے ہاتھ سے نکل جائے۔ اس لیے ایک بار پھر کچھ کرنا چاہیے۔ اور بس۔ اینا کینا نے اپنے جادو کے بڑے سے کالے پٹارے کو اٹھایا اور اس پر سے منوں دھول جھاڑتے ہوئے کہا۔ "ذرا دیکھوں تو کہ میرے اس بناس کی جڑ جادوئی پٹارے میں کیا کیا کچھ بچا ہے؟۔ کیا سب کچھ ویسا کا ویسا ہی ہے جیسا میں نے کبھی چھوڑا تھا!؟"

”جادو کا خمیر۔ ہے!
سڑا اپنیر۔ ہے!
سنسناتی جھاڑو کی پونچ!
اوہو۔ بوڑھے بجو کی مونچھ!
واہ۔ کڑکڑے کی جڑ!
اور۔ کالی بلی کا دھڑ!
ہاں۔ چھچھوندر کی ٹانگ!
اور یہ۔ بدروح کی مانگ!
کالے مرغے کا ٹوپ!
جادو منتر کا سوپ!
ہوں۔ شیطان کا کھوکلا سر۔ اور...... اور
ایں۔ !نصیب کا پتھر‘!؟ وہ کہاں گیا۔!؟

" ارے میں لٹ گئی۔!" جادوگرنی چلائی۔ "ارے میرے 'نصیب کے پتھر' کو زمین نگل گئی یا آسمان لے اڑا۔!" اینا کینا نے پٹارے کو الٹ پلٹ کر جھاڑ جھاڑ کر ہر طرح دیکھا مگر، نصیب کا پتھر تو چھو ہو چکا تھا۔

"لعنت' ہزار لعنت۔!" اس نے کہا۔ اب مجھے ایک زناٹے کے ساتھ پہاڑ تک جانا پڑے گا۔ اس پٹارے کے لیے ایک نیا، نصیب کا 'پتھر' ڈھونڈنے۔"

اینا کینا نے اپنی جادوئی 'ٹوپی اوڑھی او بجو کی مونچھ اور سنساتی جھاڑو کی پونچ اٹھائی اور چلی۔ مگر جھاڑو کی پونچ بہت دن سے پڑے پڑے بے کار ہو چکی تھی وہ شوں، شوں نہ اڑی۔

"شوں، شوں، شوں، جھاڑو، شوں، شوں، شوں"!

جادوگرنی بار بار گرجی۔ مگر کوئی منتر نہ چلا۔ جھاڑو کی پونچ نے شوں، شوں، کیا چوں بھی نہ کی۔

"لعنت ۔ ہزار لعنت! ۔ واپس آکے میں تیرے کس بل بھی اچھی طرح نکالوں گی۔"! جادوگرنی نے دھمکایا اور بڑی بدمزاجی سے اکڑتی مکڑتی چلی۔ نصیب کا پتھر ڈھونڈنے۔

اور اینا کینا کو ایک بار پھر لگنے لگا کہ وہ جادوگرنی ہے۔ وہ کتنی خوش تھی اپنی بُری حرکتوں پر۔ آخر وہ پہاڑ کے پاس پہنچ گئی اور پتھروں کے بڑے بھرے پڑے خاندان کو دیکھ کر اس کی آنکھیں چمکنے لگیں اور باچھیں پھیلنے لگیں۔
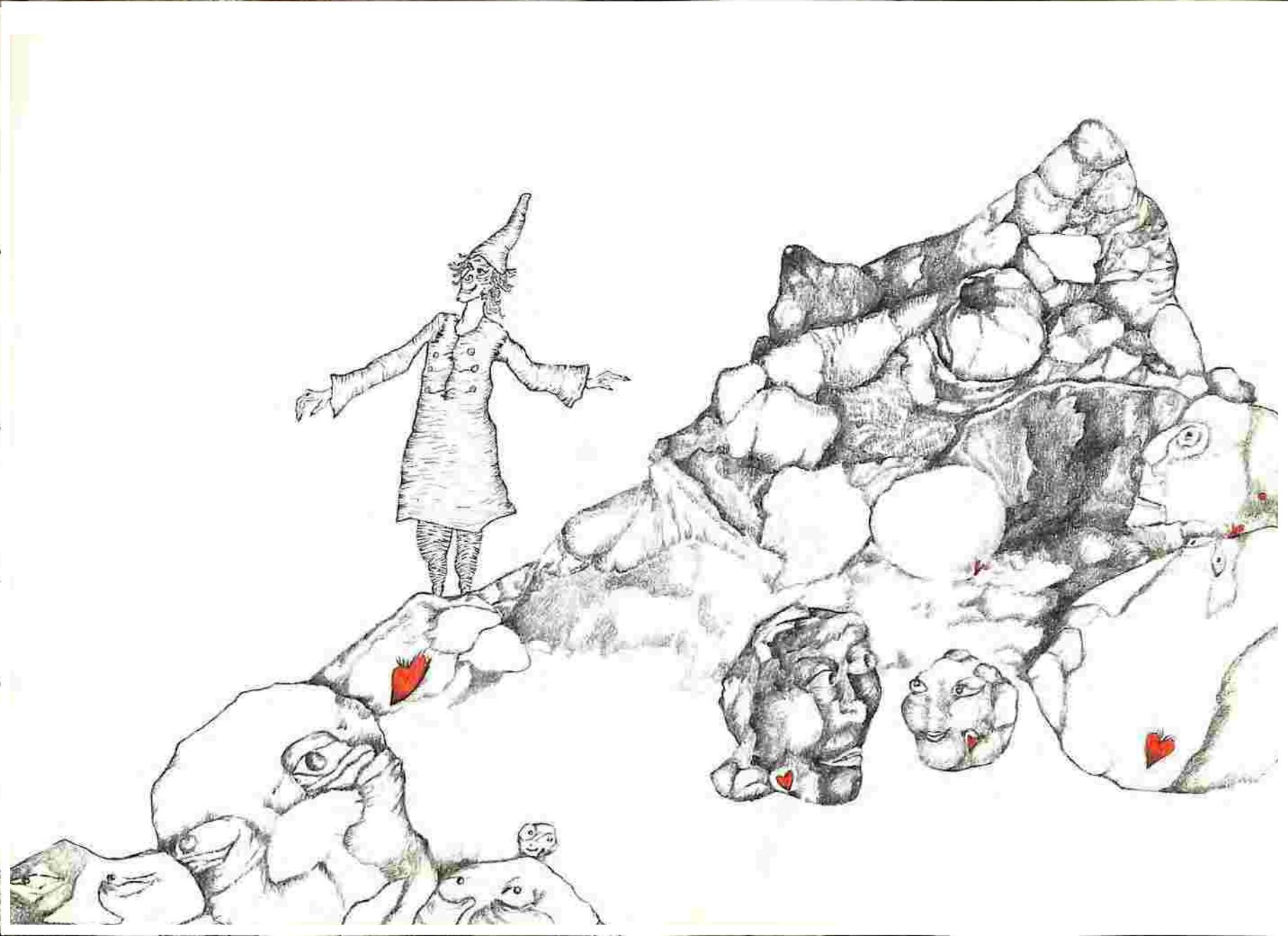
اینا کینا نے بڑی شان سے تن کر اعلان کیا:

"میں ہوں ایناکینا۔

بوڑھی خرانٹ کٹنی۔ جادوگرنی۔

مکاریوں کا بسیرا چڑیل کھیڑا۔ میرا ڈیرا

میں ایسی عیار، ایسی مکار کہ میری چالوں سے مکاری بھی مات۔

اگر تم نے مجھے ناراض کیا۔ تو بس،

میں تم پر کالا جادوئی منتر پھونک دوں گی!

تمہیں بھسم کر دوں گی۔!"

دانت چباتی ہڈیاں کڑکڑاتی جادوگرنی کو دیکھ کر سارے پتھر ڈر کے مارے تھر تھر کانپنے لگے۔ ہائے کیسی بد نصیبی ہے ہماری کہ یہ کمبخت ہمارے اس راستے پر آ نکلی۔ اب نہ جانے ہم پر یہ کیا کیا ستم ڈھائے!' پتھر حیران اور پریشان تھے۔ اور بس پہلی نگاہ میں ہی ایناکینا نے موہنی صورت، نرم دل کلّو، کو تاڑ لیا۔ "یہ رہا میرا 'نصیب کا پتھر'!اس نے اپنی ٹیڑھی میڑھی انگلی گھمائی اور اس سے کہا:

"اے۔!جو بھی تمہارا نام ہے۔ میرے جادوئی پٹارے میں پہنچنے کو تیار ہو جاؤ۔ بس تم میرے بہت اچھے 'نصیب کے پتھر' ہو گے۔!"
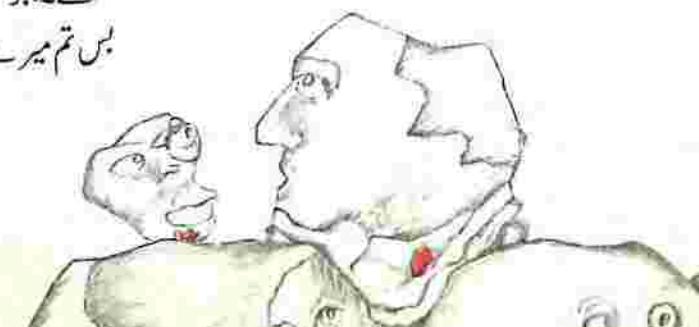
''ن.......... نصیب کا پتھر......''! اس کے جادو سے کانپتا تھر تھراتا کلو ہکلایا۔ مگر
...... مین تو ہمیشہ سے سنتا آیا ہوں کہ جادو گرنیاں صرف۔ بد نصیبی پھیلاتی پھرتی
ہیں۔! اور میں 'نصیب کا پتھر' بن کر تمہارے کس کام آؤں گا۔!''
''بد نصیبی ہے دوسروں کے لیے۔ بے وقوف''! جادو گرنی نے تیزی سے بات کاٹی۔
''مجھے تو اپنی خوش نصیبی سے دوسروں کے لیے بد نصیبیاں پھیلانی ہیں۔ اور یاد
رکھ......!
اگر تو نے مجھے ناخوش کیا۔ تو میں بھی مکاریوں کی پوٹ ہوں
میں تجھ پر کالا جادو ڈال کر تجھے بھسم کر دوں گی۔''!
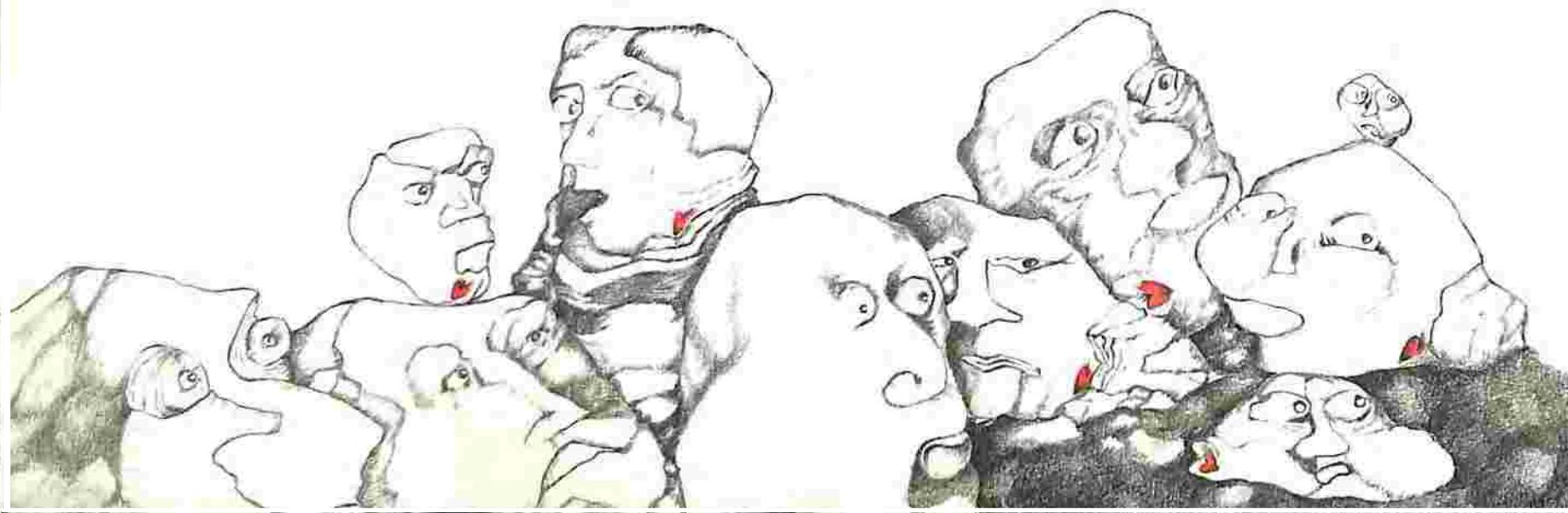
ڈر کے مارے کچھ دیر کے لیے تو کلّو گونگا سا ہو گیا۔ مگر اس نے پھر بھی ہمت نہیں ہاری۔ "م............ مہ...... میں............
آپ میری عزت بڑھا رہی ہیں۔ میں مانتا ہوں۔ کہ آپ نے مجھے چنا۔ م...... مگر دیکھیے...... میں تو اپنا دل کنکو کو پہلے ہی
دے چکا ہوں۔ میں اُس سے شادی کرنے والا ہوں۔ اور پھر، ہم ہمیشہ سکھ چین سے زندگی گزاریں گے...... "!
اینا کینا غصہ سے تلملا گئی۔ "چٹان کا ایک معمولی سا ٹکڑا اس کی بات کاٹے۔! میرا نام بھی اینا کینا نہیں جو یہ پتھر کا ٹکڑا آج کے
بعد کبھی خوش رہ سکے۔ ہوں، ہوں۔ یہی وقت ہے۔ اسی وقت مجھے اس پر کالا جادو ڈال دینا چاہیے۔"
"ہوں۔ تو تم نے اپنا دل کنکو کو دے دیا ہے۔ اچھا پیارے۔!"
اینا کینا بلّی کی طرح غرّائی اور اس کی ایک آنکھ کالے جادو سے چمکنے لگی۔
"کوئی بات نہیں پیارے۔ تم اس پر پچھتاؤ گے۔"!
نفرت اور غصّے بھرے ان لفظوں کے ساتھ وہ وہاں سے اس وقت ٹل تو گئی مگر کلّو اور کنکو بری طرح گھبرا گئے۔ کیا سچ مچ یہ
کٹنی ان پر کالا جادو کر دے گی۔ تباہ کر دے گی۔!؟
مگر تین دن بعد بھی جب جادوگرنی کا کوئی نام و نشان نظر نہ آیا تو ان دونوں نے کچھ اطمینان کا سانس لیا۔
"اوفوہ"۔ کلّو نے کہا اس کمبخت نے تو سچ مچ مجھے ڈرا دیا تھا۔ مگر اب میرا خیال ہے وہ ہمیں بھول گئی ہے۔"
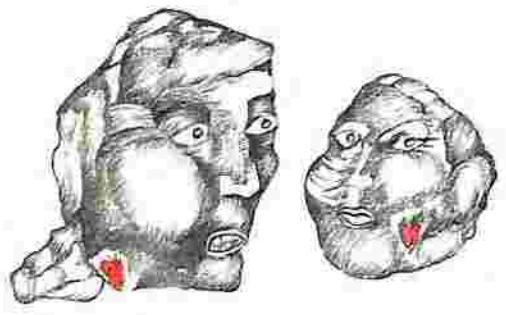
مگر افسوس اینا کینا انھیں بھولی نہیں تھی۔ وہ تو اصل میں ایک جادوئی دوا بنانے میں لگی ہوئی تھی۔ اینا کینا کی اُس ہنڈیا سے جس میں طرح طرح کی چیزوں سے ملا کر وہ دوا اونٹائی جا رہی تھی بڑی تیز بودار بھاپ اٹھ رہی تھی۔

یہ بو، کلّو کی ناک میں بھی پہنچی۔ "ہاں آج ہواؤں میں بڑی تیز سی ایک چراند تو ہے۔!" اس نے کہا۔ "نہ جانے یہ کہاں سے آ رہی ہے۔؟!"

مگر اُسے زیادہ دیر انتظار نہ کرنا پڑا۔ نہ جانے کیوں اسے آہستہ آہستہ نیند سی آنے لگی۔ اور اس کے پاس کنکو تو نیند میں ٹُھنّج، پہلے ہی لڑھک چکی تھی۔ ایک ایک پتھر، ایک ایک چٹان، چھوٹی بڑی، بلکہ پورا پہاڑ سب سو چکے تھے۔ ذرا سی دیر میں کلّو بھی سو چکا تھا۔

پہاڑ، چٹانیں کنکر پتھر سب گہری نیند سو رہے تھے۔ بس ان کے دل دھڑک دھڑک کر اب بھی چوکیداری کر رہے تھے۔

'دھک، دھک، دھک دھک'۔
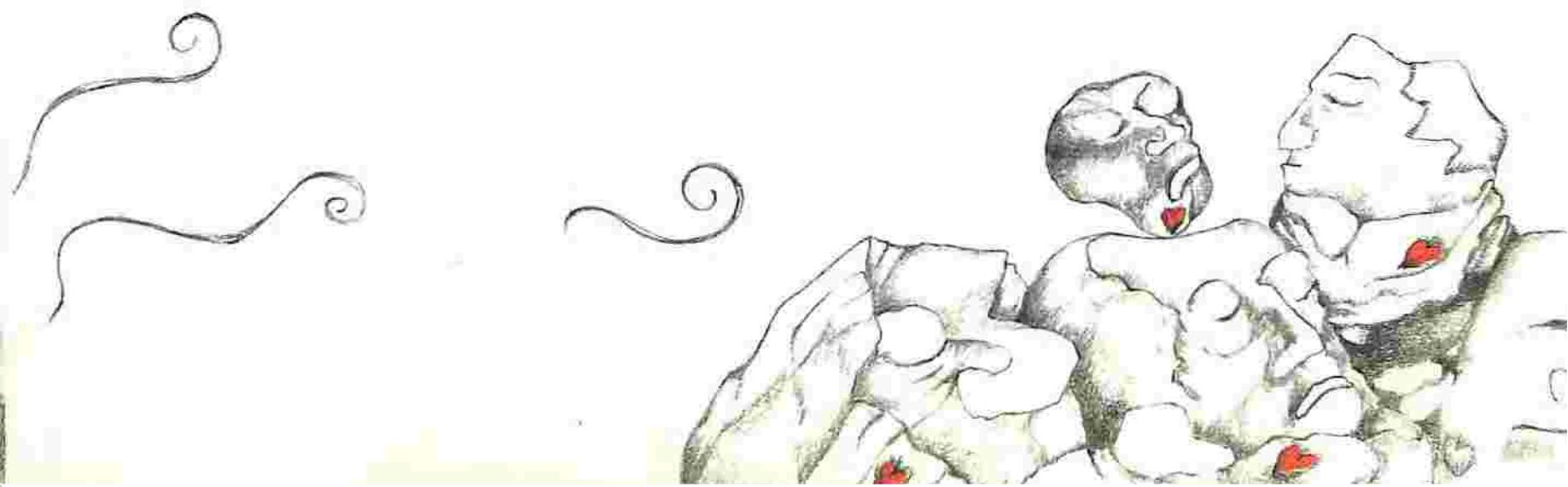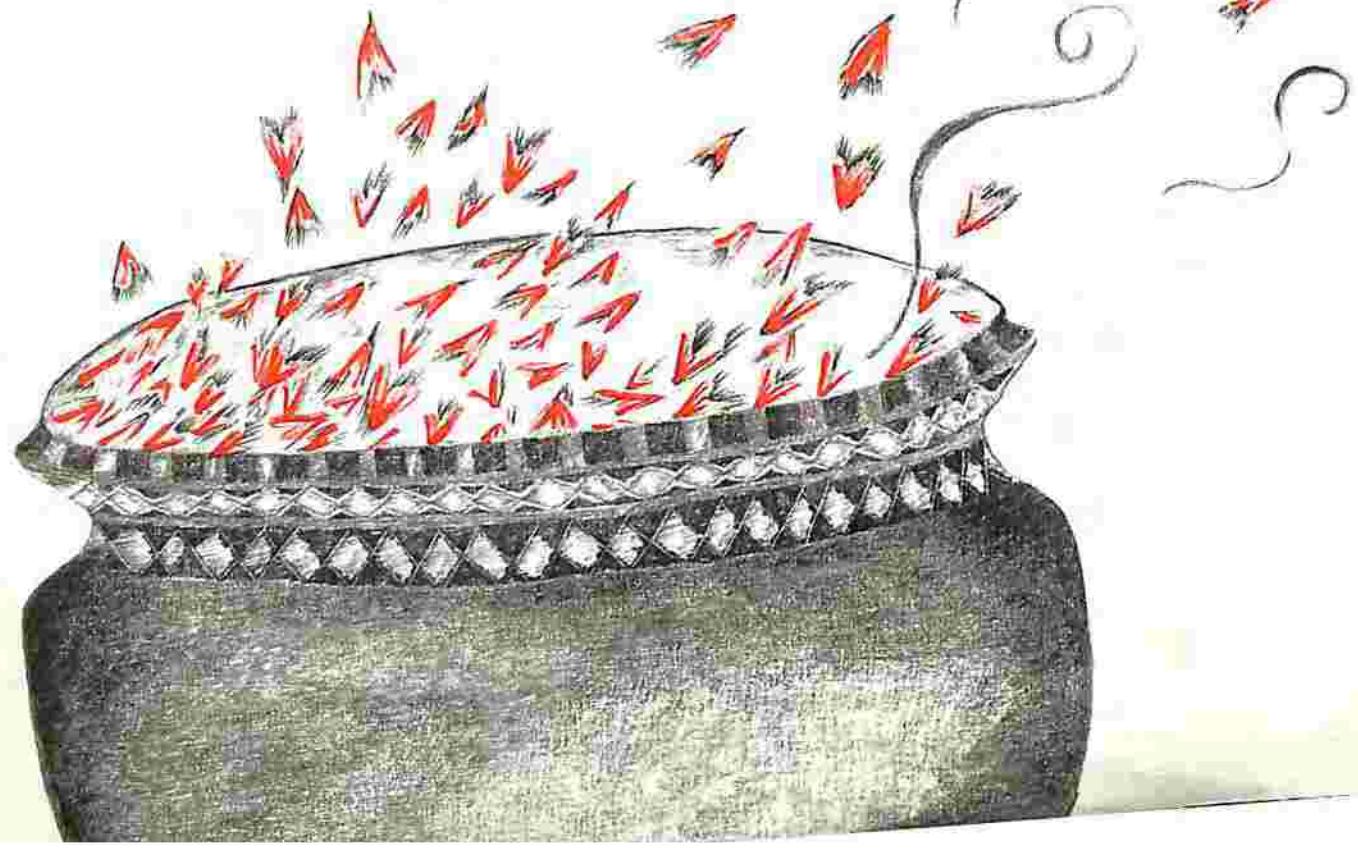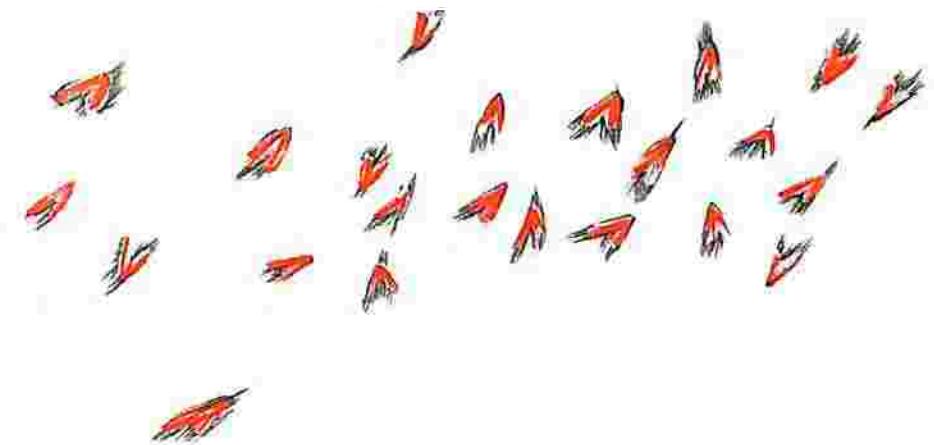
اینا کینا تو کب سے اُن کا انتظار کر رہی تھی۔
یہ دل کب آئیں گے۔؟ ''واہ۔ واہ۔!'' انھیں دیکھتے ہی وہ چیخی۔ ''آ گئے۔ آ گئے!'' اور بس دھک دھک کرتے سارے بے چین دل ایک ایک کر کے اُسی ہنڈیا میں گرنے لگے جس میں کچھ دیر پہلے وہ جادوئی دوا ابل رہی تھی۔ دل اب بھی برابر دھڑک رہے تھے۔ دھک دھک، دھک دھک۔
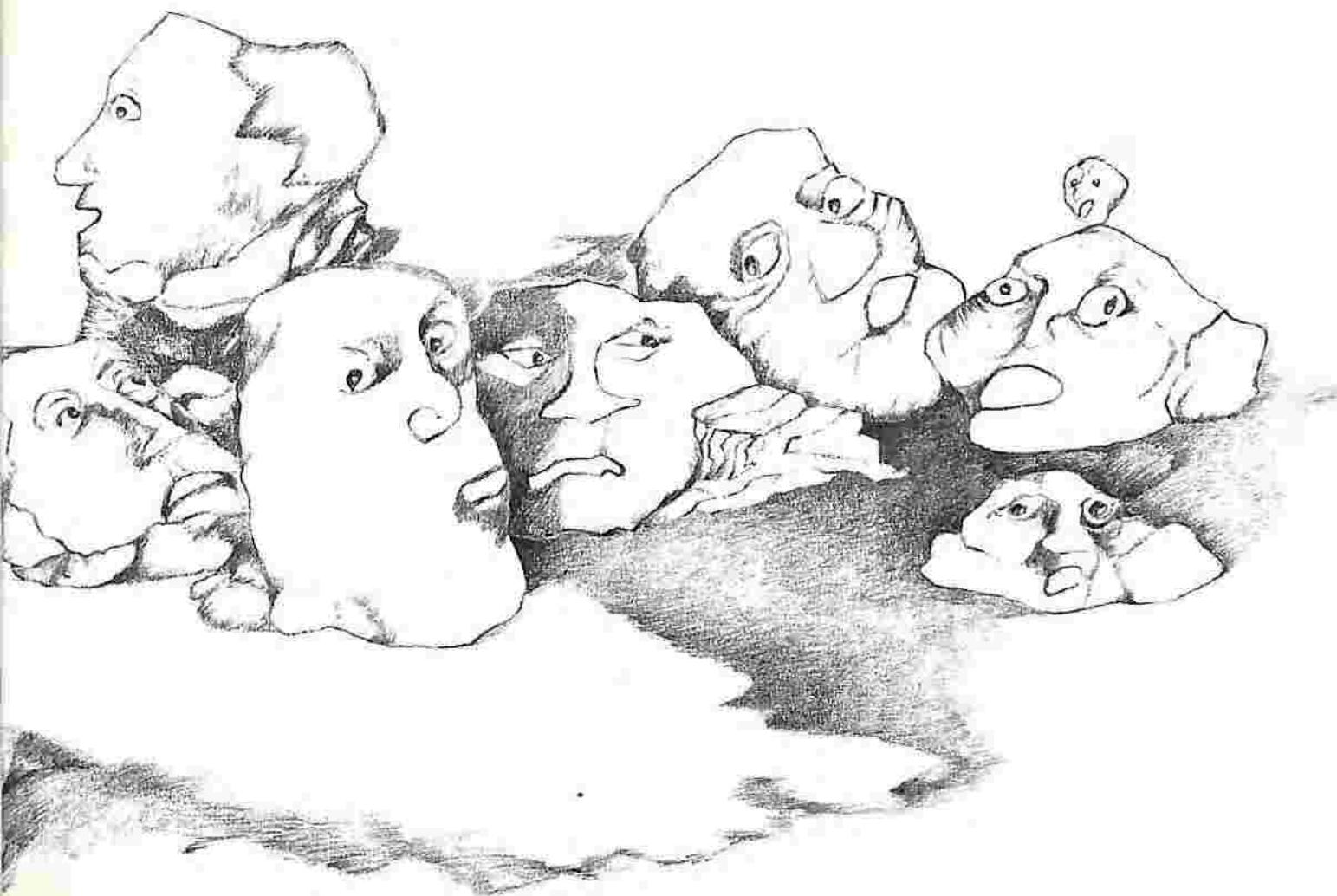
اینا کینا نے ایک رات پہلے ہی چڑیل کھیڑے کے ایک سب سے ویران حصّے میں ایک بڑا سا گڑھا کھود رکھا
تھا۔ اور بس وہ اس ہنڈیا کو جس میں سارے پتھروں کے دل بھرے ہوئے تھے اٹھا لائی۔ اور پھر اُس نے
بڑا مزہ لے لے کر ان دلوں کو اس گڈھے میں ڈال دیا۔ 'پتھر دل'، 'خوش دل'، 'مضبوط دل'، 'کمزور دل'،
کوئی ایک نہ بچا۔
اور جیسے جیسے اینا کینا گڑھے میں مٹی بھرتی گئی۔
دھک دِھک، دھک دھ...... دلوں کی دھڑکن مدھم۔ اور مدھم ہوتی چلی۔
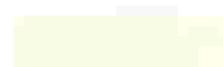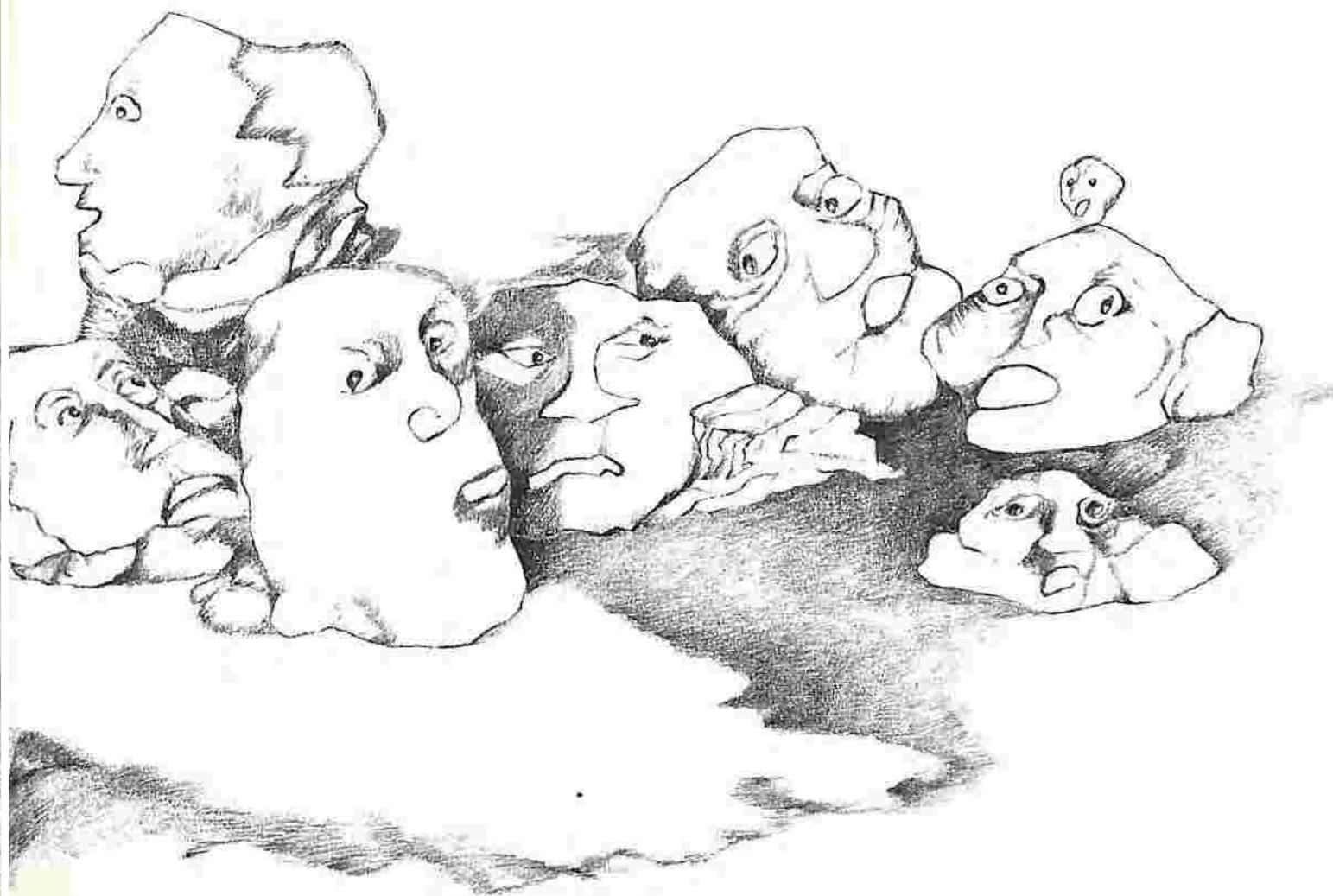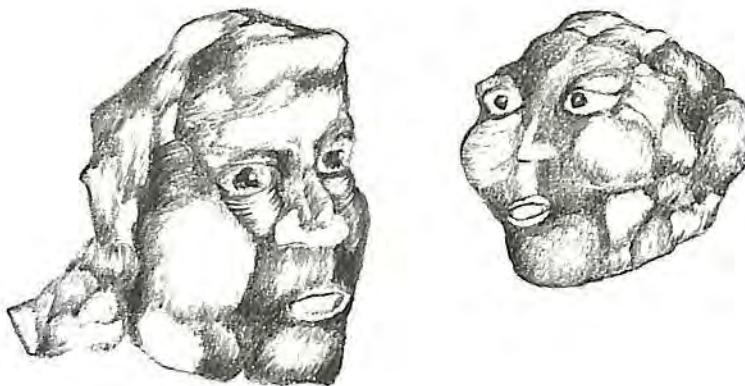
بہت دن بعد بے دل پتھر اپنی گہری نیند سے جاگے۔ مگر کچھ گڑبڑ لگی انھیں۔ان کے دل کہاں گئے۔؟ 'اچھا تو اینا کینا
نے جادو کیا تھا اُن پر۔'!
''اُس نے ہمارے دلوں کو کیا کیا۔؟'' کنکڑ نے کراہتے ہوئے کہا۔
''ہائے۔ میں کہیں کا نہ رہا''! کلّو نے آہ بھری۔
سارے پتھر اپنے دل نہ ہونے سے بڑے اداس ہو گئے۔وہ جانی پہچانی۔
دھک، دھک، دھک، دھک، کہاں چلی گئی۔؟

انھوں نے تڑپ تڑپ کر اپنے دل ڈھونڈنے شروع کیے۔ اوپر، نیچے، ہر طرف ڈھونڈا۔ پہاڑ تو بہت بھاری تھا۔ وہ تو نہ ہل سکا، مگر وہ اوپر سے اس کھوج کو دیکھتا رہا۔ اپنے دل ڈھونڈتے ڈھونڈتے کچھ پتھر تیز بہتے دریا میں لڑھک گئے۔ کچھ پتھر زمین میں نیچے گھسے چلے گئے۔

شاید ان کے دل یہاں مل جائیں۔ نیچے اور نیچے، کہیں اندھیروں میں چھپے ہوں۔!

یہ کھوج ابھی تک ہو رہی ہے۔ پتھر اب بھی اپنا دل ڈھونڈ رہے ہیں۔ شاید آسمان میں چاند کا پہاڑ بھی اپنا دل ڈھونڈ رہا ہے۔ کون جانے کبھی وہ دن آ ہی جائے۔ جب ان بچارے پتھروں کو ان کے دل واپس مل جائیں۔ اچھا ہے، اگر ان کے دل انھیں مل جائیں۔

پہلا انگریزی ایڈیشن : 1992

پہلا اُردو ایڈیشن : مارچ۔ 1999

تعداد اشاعت : 3000

قیمت : 12.00 روپے

This Urdu edition is published by the National Ccuncil for Promotion of Urdu Language, M/o Human Resource Development, Department of Education, Govt. of India West Block-I, R.K. Puram, New Delhi, by special arrangement with Children's Book Trust and Bachchon Ka Adabi Trust, New Delhi and printed at Indraprastha Press (CBT), New Delhi.